ما شاء الله ولا قوة الا بالله

هدیه مهدویه

١٢٩٣

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ١٢٩٣ء

چند روز کے اول ایک عالم اس مذہب کے ملاقات عید کے واسطے آئے تھے میں نے اونسے کہا کہ تم لوگ
اپنے پیر کو پیغمبر اعتقاد کرتے ہو نہایت انکار کیا کہ حاشا کہ ہم پیغمبر کہتے ہوں ہم فقط مہدی جانتے ہیں
بندے نے یہی مقام اس کتاب کا دکھلایا بے تامل مصنف اس کتاب کی تکذیب کرنے لگے اور یہ نہ
سمجھے کہ اس بیچارے نے کیا کیا تمھارے سب بزرگواروں نے جیسا مہدی کو برابر و مساوی حضرت
خاتم النبیین کے ٹھہرایا البتہ حضرت ابراہیم و موسی و عیسی علی نبینا و علیہم السلام سے افضل جانا ہیچ
جانے دوسرے انبیا کی اور سرگروہ کی زبان پر کلمہ نبی مہدی کا جاری رہتا ہی آمدم بر سر مطلب کہ علمائے
اہل سنت حضرت امام ہمام مہدی حقیقی کو بھی پیغمبر نہیں جانتے پس تمھارے مہدی جعلی کو نبی کیا
مانتے ہیں اور طحطاوی کا مطلب یہ نہیں ہی جو کہ تم سمجھے ہو بلکہ طحطاوی نے صاحب خائر ہما تہ سے اور اونسے
صاحب اشاعۃ سے اور اونسے المشرب الوردی فی مذہب المہدی تالیف ملا علی قاری رحمہم اللہ سے
نقل کیا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ بعضے جاہل حنفی جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام تقلید مذہب امام
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرینگے سو سراسر باطل ہی اور جو حکایات اس مقدمے میں وضع کی ہیں وہ بالکل
خطا و ناحق ہیں اور عیسی علیہ السلام صفت نبوت پر برقرار ہیں جو شخص انکے سلب نبوت کا قائل ہووے
وہ کافر ہی یقیناً جیسا کہ امام سبکی نے تصریح کی ہی اسواسطے کہ پیغمبروں سے وصف نبوت نہیں جاتی
ہی نہ حیات میں نہ بعد ممات کے اور امام سبکی نے اپنی ایک تصنیف میں صاف لکھا ہی کہ عیسی علیہ السلام
ہمارے حضرت کی شریعت پر حکم کرینگے موافق قرآن و سنت کے اور اس صورت میں راجح یہ بات ہی کہ
سنت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ بے واسطہ سیکھینگے یا بطریق وحی اور الہام کے انکو
پہونچیگی اور حدیث لا وحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی ہاں لا نبی بعدی صحیح ہی لیکن معنی اسکے
علما کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے حادث نہوگا اور عیسی علیہ السلام پر بعد نازل ہونے کے وحی آنا حدیث نواس
بن سمعان سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ اوسمیں یہ ہی کہ عیسی علیہ السلام دجال کو دروازہ شرقی مقام
لد کے پاس قتل کرینگے پھر اللہ تعالی حضرت عیسی کیطرف وحی بھیجیگا کہ میں نے اب اپنے ایسے بندے
نکالے ہیں کہ تمکو اونسے مقابلے کی طاقت نہیں ہی تم اپنے لوگوں کو طور پر لیجا کر محفوظ رکھو الخ پھر
ظاہر بلکہ یقینی یہ ہی کہ وحی لانیوالے طرف عیسی علیہ السلام کے حضرت جبرئیل ہونگے اسواسطے کہ بعد موت

اونھین کی ہی اور وہی حق سبحانہ اور انبیا علیہم السلام کے درمیان سفیر ہین اور کسی فرشتے کے
واسطے یہ خدمت ثابت و معروف نہین ہوئی اور یہ جو مشہور ہی کہ جبرئیل بعد موت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمین پر نانہ اُترینگے نرے اصل ہی بلکہ وارد ہوا ہی کہ جو شخص طہارت سے مرتا ہی اوسکی موت کے
وقت حاضر ہوتے ہین اور شب قدر مین اُترتے ہین اور دجال کو مکے اور مدینے مین داخل ہونے سے
مانع ہونگے انتہی اب اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ حدیث لانبی بعدی کی تخصیص اسیواسطے کی
ہی کہ عیسی علیہ السلام کا آنا مقرر ہی اور وہ نبی بلاشک ہین پس فرمانا حضرت کا کہ میرے بعد کوئی نبی
نہوگا یہ معنی ہی کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہوگا اور عیسی اور الیاس اور خضر علیہم السلام تابع شریعت
محمدیہ کے ہین کہ اولیاے امت اور خلفاے حضرت خاتم الرسالت مین محسوب ہین اور یہ مراد علماے
اہل سنت کی نہین ہی کہ سواے انبیاے سابقین کے اور کوئی شخص مہدی یا غیر مہدی پیدا ہووے
اور اُسکو مرتبہ نبوت کا تازہ بعد حضرت خاتمیت مآب کے ملے سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ
اسیواسطے مفسرین کہتے ہین کہ مراد آیت خاتم النبیین سے یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخِرُ
مَنْ نُبِّيَ یعنی حضرت کے بعد کسیکو نبوت ندی گئی نبوت ملنا حضرت سے ختم و منقطع ہوگیا اور جو کہ حضرت
کے ظہور سے پہلے نبوت پاچکے ہین اگر بعد حضرت کے زندہ بوصف نبوت رہین کچھ مضایقہ نہین ہے
البتہ کسی نے شخص کو وصف بعد حضرت کے ملنا جیسا کہ مہدوی سمجھے ہین محال ہی بالاجماع کہ کلام
الٰہی مین کذب لازم آویگا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **قولہ** اور بعضے فارسی شروح فصوص الحکم
مین فص شیثی ذکر خاتم اولیا مین مذکور ہی کہ تقیید نبوت و رسالت بتشریعی اشارت ست بآنکہ نبوت و
رسالت غیر تشریعی میباشد و آن انیست کہ متعلق باشد باظہار حقائق الٰہیہ و اسرار غیوب و ارشاد عباد
وغیر ذلک من غیران یتعلق بالتشریعی اور بعثت حضرت مہدی علیہ السلام کی واسطے اظہار اسی حقائق
کے ہی کہ قریب مذکور ہوگا **جواب** مصنف فصوص الحکم کی یہ مراد ہی نہ اوسکے شارحین کو یہ خیال
ہی کہ بعد حضرت خاتم الرسالت کے انبیا پیدا ہوتے رہینگے جیسا کہ مہدوی سمجھتے ہین بلکہ شیخ اکبر کی
اصطلاح مین ایک قسم کے اولیا کو انبیاء الاولیا بولتے ہین یہان انبیاے غیر تشریعی سے وہی اولیا مراد ہین
اور مثل مشہور ہی کہ لامشاحۃ فی الاصطلاح یعنی اصطلاح مین کچھ نزاع و بخل نہین ہی جسکا
دل چاہے سو اصطلاح ٹھہراوے اور انبیاے عرفی شرعی مراد نہین ہین چنانچہ مصنف موصوف نے

در تخصیص لانبی بعدی [illegible] خاتم النبیین

ف عبارات فتوحات بیان انبیا الاولیا اور نبوت عامہ مین کہ ایک قسم کی ولایت کا نام ہی اور نسبت درمیان نبی و رسول کے اور فرق درمیان وحی والہام کے اور دوسرے مطالب عالیہ لطیفہ مین